کتاب نما

الفرقان سورۃ النسآء، ترتیب وتہذیب: شیخ عمر فاروق۔ ناشر: جامعہ تدبرالقرآن ۱۵بی، وحدت کالونی، لاہور۔فون: ۳۷۸۱۰۸۴۵۔ صفحات ۵۹۲، ہدیہ: وقف للہ تعالیٰ

آخری پارہ، بقرہ اور آل عمران کے بعد، شیخ عمر فاروق کی یہ ضخیم تالیف حسب سابق وقف للہ تعالیٰ ہے۔ قرآن کی تفہیم کے لیے معروف تفاسیر: تفہیم القرآن، تدبر القرآن، معارف القرآن، تیسیر القرآن، فہم القرآن اور کئی دوسری، کہیں کہیں عربی سے ترجمہ بھی انتخاب کر کے پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد تفہیم بالقرآن اور تفہیم بالحدیث کے تحت مفہوم سے متعلق آیات و احادیث عربی متن و ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ آخری عنوان آیات مبارکہ کی حکمت و بصیرت کے تحت ۱،۲،۳ کر کے نکات کے تحت آیت کے مزید نکات خصوصاً اخلاقی پہلو اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کے حوالے سے بیان ہوتے ہیں۔ جابجا اشعار بھی جیسے جڑ دیے گئے ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتے ہیں اور کشش کا باعث ہیں۔ ۱۷۶ آیات ۶۰۰ صفحات پر بیان ہوئی ہیں۔ اگر کوئی اوسطاً ۱۰ صفحے روز پڑھنے کا التزام کرے، دو ماہ میں قرآنی معارف کے بحرِ ذخار سے سیراب ہوگا (کتاب پر ایک پیسہ خرچ کیے بغیر!)۔

سورۂ نساء میں اہم معاشرتی مسائل اور جہاد کا تذکرہ ہے۔ اہل کتاب کے ساتھ کفار، مشرکین، منافقین کی بھی نقشہ کشی کی گئی ہے۔ نیز مخلص اہل ایمان اور رسولؐ اللہ کی اپنی ذات گرامی کا بھی جگہ جگہ تذکرہ ملتا ہے۔

شیخ صاحب نے بڑی دل جمعی، ایمانی حرارت اور علمی وقار کے ساتھ تفسیری افادات کو مرتب کیا ہے۔ انھیں بس یہی فکر ہے کہ اُمت مسلمہ قرآن جیسی گوہرِ نایاب کتاب کو مقصدِ حیات بنا کر اپنی عظمت رفتہ کو پھر سے پالے۔ اس خدمت کے لیے وہ متلاشیانِ حق کی دعاؤں کے حق دار ہیں۔ بیرون لاہور کے احباب ۶۰ روپے کے ٹکٹ بھیج کر کتاب منگوا سکتے ہیں۔ (مسلم سجاد)

شاہ عبدالقادرؒ کے اردو ترجمۂ قرآن کا تحقیقی ولسانی مطالعہ، ڈاکٹر محمد سلیم خالد۔ ناشر: ادارۂ یادگارِ غالب، پوسٹ بکس ۲۲۶۸، ناظم آباد کراچی۔ فون: ۳۶۶۸۶۹۹۸۔ صفحات: ۲۶۴۔ قیمت (مجلد): ۴۰۰ روپے۔

شاہ عبدالقادر (۱۱۶۷ھ-۱۲۳۰ھ) کا اردو ترجمۂ قرآن مجید ۱۸۲۹ء میں دہلی سے شائع ہوا، جسے بالعموم پہلا اردو ترجمہ قرار دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے اندازے کے مطابق اب تک ۱۶۴ سے زائد مترجمین نے اپنے اپنے انداز میں قرآن مجید کے اردو ترجمے کیے ہیں۔

ترجمہ نویسی ایک مشکل فن ہے۔ کیونکہ ہر زبان ایک مخصوص تہذیبی اور ثقافتی مزاج رکھتی ہے۔ جب ایک زبان کی تخلیق کا دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے، تو دونوں زبانوں کے مزاج کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ترجمۂ قرآن مجید تو اور بھی نازک اور مشکل کام ہے۔

زیرِنظر کتاب کے مصنف نے ترجمۂ قرآن مجید کی ضرورت واہمیت اجاگر کرنے کے بعد شاہ عبدالقادرؒ کے حالات اوران کی علمی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ ترجمے کی خصوصیات کے ساتھ ان کے ترجمۂ قرآن کا لسانی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ لغت اور لسانیات سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ لسانی مطالعہ معلومات افزا ہوگا۔

مصنف نے بتایا ہے کہ مختلف لغات میں کسی ایک لفظ یا محاورے کے کیا کیا معنی ہیں، اورشاہ عبدالقادرؒ نے تمام لغات سے ہٹ کر کوئی نیا معنی اختیار کیا ہے اوراس میں کیا انفرادیت ہے؟ ان کے خیال میں ''یہ ترجمۂ قرآن مجید محض ترجمہ نہیں بلکہ ادبی ولسانی خوبیوں کا خزانہ ہے اور شاہ صاحب کی عبقریت اور زبردست لسانی شعور کا زندہ وجاوید ثبوت ہے'' (ص ۲۳۴)۔ بقول ڈاکٹر جمیل جالبی: ''یہ ترجمہ اردو ہندی لغت کا ایک بڑا خزانہ ہے۔ اس ترجمے کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عبدالقادر عام لفظوں کو نئے معنی پہنا کر انھیں نئی زندگی دے رہے ہیں''۔ (رفیع الدین ہاشمی)

نماز (کتاب الصلوٰۃ)، تشریح: مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۳۳-۴۱۷۳۰۶۶۔ صفحات (بڑا سائز): ۳۳۴۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

یہ کتاب سیّد مودودی کے دروسِ حدیث پر مشتمل ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے باب الصلوٰۃ کی تشریح پر مبنی ہے، جن میں نماز سے متعلق جملہ اُمور، تعلیمات، ہدایات اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ سلسلۂ درسِ قرآن و حدیث ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء تک جاری رہا(کیونکہ جنوری ۱۹۶۴ء میں مولانا مودودی کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر ایک عرصے تک وہ اس سلسلے کو جاری نہ رکھ سکے)۔ان دروس میں ہر خاص و عام شرکت کرتا اور علم کے نور سے قلب و ذہن کو منور کرتا۔ یہ قیمتی درس بھی یقیناً فضا کے اندر تحلیل ہوجاتے، مگر اللہ تعالیٰ نے میاں خورشید انور صاحب کو ہمت اور توفیق عطا فرمائی کہ انھوں نے یہ درس ریکارڈ کرلیے، جس کا نتیجہ آج اس کتاب کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔

اس کتاب کے مندرجات، ترتیب، تدوین اور موضوعات کی وسعت کے بارے میں محترم میاں طفیل محمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ: ''اس موضوع پر اس قدر معتبر، مستند، مفصل اور عام فہم رہنمائی کرنے والی کوئی اور کتاب اُردو زبان میں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا، میرے نزدیک نماز اور اس کے جملہ مسائل کے بارے میں صحیح معلومات اور رہنمائی کے طالب حضرات کے لیے یہ کتاب نعمتِ خداوندی ہے'' (ص۱۸)۔اسی طرح محترم نعیم صدیقی مرحوم و مغفور نے تحریر فرمایا ہے کہ: ''ان دروس میں نماز کے ضروری مسائل و احکام کی تشریح کی گئی ہے اور بڑی محبت سے دلوں کے کانٹے چننے کی کوشش کی ہے'' (ص۲۰)۔واقعہ یہ ہے کہ اس کتاب کو اگر گھروں میں اہلِ خانہ اجتماعی مطالعے کا محور بنا کر رمضان کی ساعتوں کو نفع بخش بنائیں تو یہ عمل انھیں بہت سی کتابوں سے بے نیاز اور بے شمار حسنات سے مالا مال کردے گا۔

کتاب کی تدوین کے لیے بدرالدجیٰ صاحب کی محنت قابلِ داد ہے۔ یاد رہے یہ کتاب اس سے قبل افاداتِ مودودی کے نام سے شائع ہوئی تھی، مگر موجودہ پیش کش خوب تر ہے۔(سلیم منصور خالد)

• سیدنا ابوبکر صدیق، شخصیت اور کارنامے• سیدنا عمر فاروق، شخصیت اور کارنامے،• سیدنا عثمان بن عفان، شخصیت اور کارنامے،• سیدنا علی ابن ابی طالب، شخصیت اور کارنامے،تالیف: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی۔ ترجمہ: شمیم احمد خلیل۔ ناشر: مکتبہ الفرقان، خان گڑھ، مظفر گڑھ۔ فون: ۰۶۶۲۳۲۲۹۴-۳۷۔ صفحات (علی الترتیب): ۵۶۰، ۸۴۸، ۵۶۰، ۱۲۴۰۔ قیمت (علی الترتیب): ۹۰۰ روپے، ۱۱۵۰ روپے، ۹۰۰ روپے، ۱۳۰۰ روپے۔

تاریخ نویسی ان چندعلوم میں سے ہے، جن پر مسلمان اہل علم نے آغاز ہی سے توجہ دی اور

واقعات وکوائف کو علمی تحقیق کے بعد قلم بند کیا۔ کتب مغازی کے ساتھ ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی صدی ہجری میں کام کا آغاز ہوا، اور بعد کے زمانے میں آنے والے مؤرخین نے عالمی تاریخ کے تناظر میں مسلم تاریخ کو مختلف زاویوں سے محفوظ کر دیا۔

زیرِنظر تحقیق ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی کی کوششوں کی مرہونِ منت ہے۔ مؤلف نے کتب حدیث، مغازی، سیرت و تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے بہت سے واقعات پر علمی تحقیق کی ہے، جو عرصے سے نقل کیے جاتے رہے ہیں، مثلاً حضرت علیؓ کے بارے میں یہ روایت کہ انھوں نے سیدہ فاطمہؓ کے انتقال تک حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی، یا حضرت سعد بن عبادہؓ نے جن کے بارے میں انصارِ مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قیادت کے لیے سوچ رہے تھے، حضرت ابوبکرؓ کے انتخاب کے بعد اپنے اختلاف کا اظہار سخت الفاظ میں کیا وغیرہ۔ مؤلف نے مستند تاریخی بیان کے ساتھ تجزیہ اور تحلیل کے عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ: جو رویے ان جلیل القدر صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے منسوب کیے جاتے ہیں، وہ عقل اور نقل دونوں معیارات پر پورے نہیں اترتے۔ اسی طرح: ''حضرت علیؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے جس طرح سے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تعاون اور مشاورت میں شرکت کی، یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ دونوں اصحابؓ کا پورا اعتماد، حمایت اور وفاداری خلیفہ اولؓ کو حاصل تھی''۔

ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی نے جامعہ اُم درمان سوڈان سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ کتاب حضرت صدیق اکبرؓ ان کے ڈاکٹریٹ کے مقالے کا ایک حصہ ہے۔ مؤلف نے دیگر تالیفات میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق، خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ اور خلیفۂ رابع حضرت علی بن ابی طالبؓ کے علاوہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی سیرت اور کارناموں کا جائزہ لیا ہے۔ تالیفات کے اس اہم سلسلے کو مکتبہ الفرقان، مظفرگڑھ نے بہت اہتمام سے طبع کیا ہے۔ عربی سے ترجمہ شمیم احمد خلیل سلفی نے بہت توجہ کے ساتھ سلیس اردو میں کیا ہے۔

یہ سلسلۂ تالیفات ہر تعلیم گاہ کے کتب خانے میں ہونا چاہیے تاکہ ان تاریخی تحریفات کی اصلاح ہو سکے، جن کی بنا پر مغربی مستشرقین اور بعض مسلمان تاریخ نگاروں نے بہت سے شبہات کو

تقویت پہنچائی ہے جو باہمی اختلافات اور رنجش کا سبب بنے ہیں۔

مصنف نے تاریخی مواد کو جس محنت سے مرتب کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اس قسم کی کتب امت مسلمہ میں اتحاد اور باہمی اعتماد پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ میں اتفاق و محبت کے قیام میں ہماری مدد فرمائے، آمین۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

ارمغانِ پروفیسر حافظ احمد یار، مرتبین: ڈاکٹر جمیلہ شوکت، ڈاکٹر محمد سعد صدیقی۔ ناشر: شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۵۶۵، قیمت: ۷۰۰ روپے۔

اساتذہ معاشرے کے وہ محسن ہوتے ہیں، جو علم کے خزانے لٹاتے اور تحقیق و تربیت کی روایت اگلی نسلوں تک منتقل کرتے ہیں لیکن ان میں وہ اساتذہ جو فی الحقیقت علم و فضل میں اونچا مقام رکھتے ہوں، ان کے احسانات کا شمار مشکل ہوتا ہے۔ پروفیسر حافظ احمد یار مرحوم انھی بلند پایہ اساتذہ کی صف میں شمار ہوتے تھے، جنھوں نے زندگی کا بڑا حصہ پنجاب یونی ورسٹی کے شعبۂ علوم اسلامیہ میں تدریسی و تحقیقی خدمات کی انجام دہی میں گزارا۔

زیرنظر مجموعہ ان تحریروں پر مشتمل ہے، جو اعترافِ خدمات کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔ شعبۂ ہٰذا کی جانب سے سلسلۂ ارمغان کی سابقہ پیش کشوں کے مقابلے میں یہ زیادہ بہتر معیار پر مبنی ہے۔ اس مجموعے میں ۳۷ تحریریں شامل ہیں اور دو حصوں میں تقسیم ہیں:

پہلا حصہ حافظ صاحب کے شخصی محاسن اور ان سے متعلق یادداشتوں کی سبق آموز ۱۸ تحریروں پر مشتمل ہے، خصوصاً ڈاکٹر ایس ایم زمان (ص ۲۱-۳۱)، جناب راشد شیخ (ص ۸۹-۱۰۰)، ڈاکٹر محمد عبداللہ (۱۰۱-۱۱۲) اور ڈاکٹر نضرۃ النعیم (۱۱۳-۱۳۲) کے مضامین دلچسپ اور معلومات افزا ہیں۔ دوسرا حصہ حافظ صاحب کی ۱۹ تحریروں پر مشتمل ہے، جس میں مختلف موضوعات کو زیربحث لایا گیا ہے۔ حافظ صاحب کے مطالعے اور تحقیق کا میدان قرآن کریم اور اس سے وابستہ علوم تھے، اس لیے اس حصے میں زیادہ تر مباحث قرآنیات سے منسوب ہیں۔ علاوہ ازیں حافظ صاحب کے ذخیرۂ مصاحفِ قرآن سے قرآنی خطاطی اور نادر قرآنی نسخوں کے خوب صورت عکس بھی شامل ہیں۔

پروفیسر حافظ احمد یار کی خوش گوار طبیعت اور دل آویز شخصیت سے متعارف اور علمی آفاق سے روشناس کرانے پر اس ارمغان کی مرتّب ڈاکٹر جمیلہ شوکت شکریے کی مستحق ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

اسلامی نظریۂ حیات ، اسلامی فلسفۂ حیات، اسلامی نظامِ حیات، مؤلف: پروفیسر خورشیداحمد۔ ناشران: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونی ورسٹی اور انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد۔نظرثانی شدہ ایڈیشن ۲۰۱۶ء۔صفحات: حصہ اوّل: ۱۵۴، دوم: ۲۶۶، سوم:۲۵۲۔ قیمت (علی الترتیب): حصہ اوّل: ۱۷۵ روپے، دوم: ۲۶۶ روپے، سوم:۲۵۲ روپے۔ کُل قیمت: ۶۲۵ روپے۔۳۰ جون تک منشورات سے ۴۰۰ روپے میں دستیاب۔

تقریباً نصف صدی قبل ۱۹۶۳ء پروفیسر خورشید احمد نے کراچی یونی ورسٹی کے اس وقت کے شیخ الجامعہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب کے توجہ دلانے پر اسلامی نظریۂ حیات ترتیب دی تھی اور جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف و تالیف اور ترجمہ کی جانب سے ہی اسے شائع کیا گیا تھا۔ گذشتہ ۵۳ سال میں اس کتاب کے ایک لاکھ سے زائد نسخے شائع ہوئے۔

اسلامی نظریۂ حیات کا اوّلین ایڈیشن ایک جلد پر مشتمل تھا، لہٰذا ضخیم تھا لیکن اب یہ مناسب سمجھا گیا کہ اس کتاب کے تینوں حصے الگ الگ کتاب کے طور پر شائع کیے جائیں اور تینوں کا مجموعہ ایک ساتھ بھی دستیاب رکھا جائے۔

اسلامی نظریۂ حیات کے پیش لفظ میں، شیخ الجامعہ کراچی، محترم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی دُکھ بھرے انداز میں ہمارے نوجوانوں کی اسلام کے حوالے سے کتنی صحیح عکاسی کرتے ہیں:

''ہماری درس گاہوں میں یہ روح فرسا منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کا ایمان متزلزل ہے جس کی وجہ سے نہ ان میں کردار کی بلندی باقی رہی ہے نہ صحیح ترقی کا ولولہ۔ یہی نہیں کہ ان کے عمل سے اسلام کی خوشبو نہیں آتی بلکہ ان کے دل بھی محبت سے خالی ہوتے جاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ پاکستان سے محبت کا جذبہ بھی کمزور پڑ گیا ہے۔ انھیں اپنے والدین اور بزرگوں کی زندگی میں اسلام نظر نہیں آتا تو وہ اپنے آبائی دین کی عظمت کو کیسے سمجھیں۔

ہماری درس گاہیں جسد بے جان ہیں، جہاں نہ علم ہے نہ کردار۔ نہ دین، نہ جذبہ۔ ان سے تعلیم پاکر نوجوان جوش و ولولہ کہاں سے لائیں؟ ان کے دل پر جب اغیار کی عظمت کے نقوش ثبت ہیں تو وہ اپنی کس چیز پر فخر کریں۔ اگر ان کے کانوں میں مغربی تہذیب کے راگوں کے الاپ ہی پڑے ہیں تو وہ اپنی تہذیب میں کسی خوبی کا نشان کیسے پائیں گے؟ اور ثقافت اور دین کا چولی کا ساتھ ہے یعنی گہرا تعلق

ہے لہٰذا ان کے دل اگر ارتداد کی طرف مائل ہوں تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے‘‘۔ (ص ۵-۶)

اس کتاب سے محض نصابی کتاب کے طور پر نہیں، بلکہ اسلامی دعوت کو اس دور کے نوجوانوں کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے ہر طرح استفادہ کیا گیا، خصوصاً مقابلے کے امتحانوں میں حصہ لینے والوں کے لیے ایک MUST کی حیثیت اختیار کیے رہی۔ اس کے بے شمار جعلی ایڈیشن شائع ہوئے اور مقبولیت حاصل کرتے رہے۔

اس کتاب کی تالیف میں بعض انتہائی مشہور و معروف مسلمان اہلِ علم کی نگارشات ان کی اجازت سے شاملِ اشاعت ہیں: مولانا سیّدابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ (بھارت)، ڈاکٹر مصطفیٰ زرقا، دمشق (شام)، مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی، لاہور، مولانا امین احسن اصلاحی، لاہور، ڈاکٹر حمیداللہ، پیرس (فرانس)، مولانا صدرالدین اصلاحی، اعظم گڑھ (بھارت)، جناب نعیم صدیقی، لاہور، مولانا افتخار احمد بلخی، کراچی۔ اس سے اس کتاب کی افادیت اور کشش بہت بڑھ گئی ہے۔

اسلامی نظریۂ حیات (حصہ اول)، مذہب اور دورِ جدید سے متعلق مباحث پر مشتمل ہے، جب کہ (حصہ دوم) اسلامی فلسفۂ حیات اور (حصہ سوم) اسلامی نظامِ حیات سے متعلق ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کتاب میں زندگی کے اسلامی تصور کے تمام پہلوؤں کو مختصراً اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن میں اسلام کے پورے نظامِ فکر و عمل کا ایک واضح نقشہ بن جائے اور اسلام کے تقاضوں کی سمجھ بھی اس میں پیدا ہو جائے۔

مناسب ہوگا اس کتاب کا ایک اچھا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے کہ یہ معاشرے کی ضرورت ہے۔ کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ اس کی جدید انداز پر معقول تشہیر کروائی جائے۔ اسکول، کالج، جامعات اور دوسرے اداروں کی لائبریری میں فراہم کی جائے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تشہیر کی جائے اور کتب میلوں میں خاص طور پر رکھوائی جائے۔ (شہزادالحسن چشتی)

ماہنامہ **المدینہ**، کراچی، خصوصی شمارہ: تحفظ ماحولیات اور طب و صحت، تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں، مدیر: قاری حامد محمود۔ ملنے کا پتا: ماہنامہ المدینہ، صائمہ ٹاورز کمرہ ۲۰۵-اے، سیکنڈ فلور، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی۔ فون: ۲۲۰۴۲۵۵-۰۳۰۰۔ صفحات: ۴۴۸۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

خصوصی شمارے اپنے موضوع سے انصاف کریں تو انھیں پڑھ کر خوشی محسوس ہوتی ہے۔

اس نمبر کے چار ابواب ہیں: تحفظ ماحولیات، مرض اور مریض، صحت وتندرستی، طبِ نبویؐ، کُل ۳۵ مقالات ہیں۔ کچھ لکھنے والوں کے نام سے رسالے کے اعلیٰ معیار کا اندازہ ہوگا: حکیم محمد سعید، ڈاکٹر حمیداللہ، مولانا محمد تقی عثمانی، ڈاکٹر گوہر مشتاق، ڈاکٹر اُمِ کلثوم، ڈاکٹر عبدالحی عارفی، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، حکیم طارق محمود چغتائی، حکیم راحت نسیم سوہدروی، ڈاکٹر خالد غزنوی، ڈاکٹر سیّد عزیز الرحمٰن، مولانا امیرالدین مہر، ارشاد الرحمٰن۔ بعض موضوعات: ماحولیات، جدید چیلنج اور تعلیماتِ نبویؐ، بیماریاں اور پریشانیاں، نعمت یا زحمت، دل کی صحت اور اس پر عبادت کے اثرات، حفظانِ صحت اور شریعت مطہرہ، روزے کی جسمانی اور نفسیاتی افادیت اور طب نبویؐ۔ زیتون، انجیر، کھجور، کلونجی اور شہد کے فوائد پر علیحدہ علیحدہ مضامین ہیں۔ نمبر کو سلیقے سے ترتیب دیا گیا ہے۔

کچھ 'لطائف' بھی ہیں جنھیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ۱۶ویں جلد کے اس شمارہ ۶ پر نومبر دسمبر ۲۰۱۶ء لکھا گیا ہے۔ فہرست میں مختلف حصوں کے صفحات نمبر میں پہلا تو ۱۱ تا ۸۰ درست ہے، لیکن اس کے بعد ۲۴۰ تا ۲۷،۴۸۱ تا ۳۴۱، ۴۴۴ تا ۳۷۵ درج کیے گئے ہیں۔ (مسلم سجاد)

فانوس علامہ اقبال نمبر (شمارہ اپریل مئی ۲۰۱۶ء)، مدیر: خالد علیم۔ ناشر: ماہ نامہ فانوس، طفیل ٹاور، ۱۶-بی، لال دین سٹریٹ، ۳۵ جیل روڈ، لاہور۔ صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

علامہ اقبال کی شخصیت شاید وہ واحد علمی ہستی ہے جس کی زندگی ہی میں اردو کے معروف ادبی جریدے ماہ نامہ نیرنگ خیال نے ۱۹۳۲ء میں ۳۰۸ صفحات کا ایک ضخیم خاص اقبال نمبر شائع کیا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک سیکڑوں اقبال نمبر چھپے ہیں، اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ زیرنظر خاص شمارہ سات حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصے کا سرِعنوان علامہ اقبال کی کوئی نہ کوئی فارسی ترکیب ہے۔

ڈاکٹر مقبول الٰہی کا مضمون (علامہ اقبال بہ حیثیت مردِ استقبال) نہایت اہم ہے۔ اس کے علاوہ ناصر عباس نیر، غفور شاہ قاسم، رفیع الدین ہاشمی، افضل حق قرشی اور محمد شکور طفیل کے غیرمطبوعہ مضامین شاملِ اشاعت ہیں اور نسبتاً یہ اقبالیاتِ تازہ سے بحث کرتے ہیں۔

ایک حصہ عبدالمجید سالک، مولوی عبدالرزاق حیدرآبادی، چراغ حسن حسرت، مولانا عبدالرزاق کان پوری اور ڈاکٹر تحسین فراقی کے مطبوعہ منتخب مضامین پر مشتمل ہے۔ منظوم حصے میں نئے پرانے شاعروں کی منظومات اور کلام اقبال پر مشتمل تضمینات شامل ہیں۔

فانوس کا یہ نمبر علامہ اقبال پر ایک حوالے کا درجہ رکھتا ہے اور اسے محنت اور کاوش سے مرتب کیا گیا ہے۔(قاسم محمود احمد)

صحت و مرض اسلام کی نظر میں، محمد اسرار بن مدنی۔ ناشر: تحقیقات پبلشرز، صوابی۔ ملنے کا پتا: نیشنل ای وسی، ڈی بلاک، ای پی آئی بلڈنگ، چک شہزاد، پارک روڈ، ایس آئی ایچ، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۲۶۔ قیمت: درج نہیں۔

اس مختصر کتاب کا نصف پولیو کے حوالے سے ہے جو اس تیسرے ایڈیشن میں اضافہ ہے۔ غالباً اس لیے کہ اس کی ویکسین کے بارے میں افواہیں مسلم معاشروں کا مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔ ہمارے ہاں خواتین ورکرز باقاعدہ محافظوں کے ساتھ جاتی ہیں، پھر بھی حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ عالم اسلام کی جامعات وشخصیات کے فتاویٰ کی عکسی نقول پیش کی گئی ہیں (۲۲صفحات)۔ پولیو پر حقائق (۴۱صفحات) سے آگاہ کیا گیا ہے۔ پہلے چار ابواب میں صحت کے بارے میں عمومی بات کی گئی ہے (۷صفحات)۔ بچے کی صحت کے حوالے سے (۹صفحات) اور ماں کی صحت کے حوالے سے (۹صفحات) دیے گئے ہیں۔ ۱۳وبائی امراض پر ۱۷صفحات دیے گئے ہیں، یعنی مختصر طور پر علامات، اسباب وغیرہ۔ قرآنی آیات اور نبوی روایات کی روشنی میں، جاذب فکرونظر، روح پرور، موضوعات زیربحث لائے گئے ہیں۔ اصولِ صحت، آداب اکل وشرب، طیبات کے فوائد منافع، خبائث کے قبائح، والدہ محترمہ کی توقیر، اولاد کے حقوق، مریض کی عیادت و تیمارداری، علاج اور پرہیز—— ۱۲۰صفحات کے کوزے میں کتنا سمندر بند کیا جاتا۔(مسلم سجاد)

تعارف کتب

⊙ **میرا مطالعہ**، عرفان احمد، عبدالرؤف۔ ناشر: ایمل مطبوعات، ۱۲سیکنڈ فلور، مجاہد پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ فون: ۲۸۰۳۰۹۶۔ صفحات: ۳۰۰ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: ۶۵۰ روپے۔[اس کتاب میں متعدد معروف ادیبوں اور دانش وروں نے اپنے مطالعاتی ذوق کی ابتدا، ارتقا، عادات اور مسائل کو رواں دواں انداز میں بیان کیا ہے۔ ان احباب میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر انور سدید، مولانا زاہد الراشدی، ڈاکٹر صفدر محمود، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر مبارک علی، طارق جان، تحسین فراقی، احمد جاوید، ڈاکٹر معین الدین عقیل، زاہدہ حنا، عامر خاکوانی، وغیرہ شامل ہیں۔]